REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ چہارشنبہ — فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ — ۱۷ وفا ۱۳۳۶ھش — ۱۷ جولائی ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۶۷

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے لئے درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں بیمار رہیں۔ گزشتہ اطلاع کے مطابق کھانسی اور سانس رکنے کے دورے بار بار ہوتے ہیں اور ضعف بہت زیادہ رہنے لگا ہے۔

احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بابرکت اور نافع الناس وجود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی اور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین

نہر سویز کے انتظام میں مصر ہر ملک سے تعاون کرنے کیلئے تیار ہے

صدر جمہوریہ مصر کرنل جمال عبدالناصر کا بیان

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ مصر کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ مصر نہر سویز کے انتظام میں دنیا کے ہر ملک سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ صدر ناصر نے کہا ہے۔ نہر کا انتظام کرنے کے لئے نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں سے ہم گفتگو کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اپنے معاملات میں ہم کسی بیرونی مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا اسی طرح ہم نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کی انجمن کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ صدر ناصر نے کہا کہ مصر نہر سویز کے معاملہ کو بین الاقوامی عدالت میں لے جانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ دوسرا فریق اس امر کا اقرار کرے۔ کہ وہ بین الاقوامی عدالت کے فیصلہ کو بہرحال تسلیم کرے گا۔

پاکستان کی اقتصادی بہتری کے لئے زرعی پیداوار بڑھانے کی ضرورت

سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر عبدالقادر کا بیان

پشاور ۱۶ جولائی۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر عبدالقادر نے کل یہاں اس امر کا اظہار کیا کہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے زرعی پیداوار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں پاکستان کی غذائی ضروریات کے لئے ہر سال باہر سے غلہ منگوانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح ہمارا کثیر زرمبادلہ اس پر خرچ آتا ہے۔ انہوں نے کہا زرعی پیداوار کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اور ملک آہستہ آہستہ صنعتی بن گیا ہے۔ اب ہمارا مفاد اسی میں ہے کہ زراعت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا ملک کی اقتصادی مشکلات میں ذخیرہ بازوں اور چور بازاری کا بھی بڑا دخل ہے۔ میں اخلاقی قدروں کی بناء پر اپیل کرتا ہوں کہ یہ لعنتیں ختم کر دینی چاہئیں۔

عرب ممالک اسرائیل کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے

شاہ حسین کا بیان

عمان ۱۶ جولائی۔ اردن کے شاہ حسین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس امر کا کوئی امکان ہی نہیں کہ عرب ممالک کسی وقت اسرائیل کو تسلیم کر لیں گے۔ اسرائیل کا وجود میں آنا ہی غلط تھا۔ اور اسے قائم کر کے عربوں سے بہت بڑی ناانصافی کی گئی ہے۔ شاہ حسین نے اردن کی داخلی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اردن میں اب انقلاب پسندوں سے کوئی خطرہ نہیں تمام تخریب پسند عناصر کو ختم کر دیا گیا ہے شاہ حسین نے کہا کہ میں اردن کی اقتصادی مشکلات کو حل کرنے کے لئے غیر مشروط طور پر غیر ملکی امداد حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایرانی زلزلہ زدگان کیلئے روسی امداد

لندن ۱۶ جولائی۔ روس کی ریڈ کراس اور ہلال احمر سوسائٹیوں نے ایران کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روبل یعنی ۱/۲ ۴ ہزار پونڈ دیئے ہیں

حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث

کراچی ۱۶ جولائی۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون آج لندن سے یہاں پہنچیں گے۔ پاکستان روانہ ہونے سے پہلے لنڈن کے ہوائی اڈہ پر انہوں نے یہ توقع ظاہر کی کہ حفاظتی کونسل اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع میں کشمیر کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ آپ نے مزید کہا ممکن ہے کہ کونسل میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے مجھے ہی نیویارک جانا پڑے۔ بہرحال ہر چیز کا مدار اس امر پر ہے کہ کونسل کے ممبر اس مسئلہ پر بحث کے لئے کونسی تاریخ مقرر کرتے ہیں۔

میری زندگی اپنے پیروؤں کے لئے وقف رہے گی

پرنس علی خاں کا بیان

جنیوا ۱۶ جولائی۔ آغا مرحوم کے بڑے لڑکے پرنس علی خاں نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میری زندگی اپنے دادا اور مرحوم والد کی طرح اپنے پیروؤں کے لئے وقف رہے گی۔ اور میں ان کے کام کو اور وسیع کروں گا۔ پرنس علی خاں نے کہا میں اسلام اور مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہوں گا۔ اور ان امور میں بیگم آغا خاں کی راہنمائی مجھے حاصل ہوگی۔

امریکی یونیورسٹی کے چار ماہر کراچی میں

کراچی ۱۶ جولائی۔ واشنگٹن یونیورسٹی کے چار ماہر کل کراچی پہنچ گئے۔ وہ کومیلا اور پشاور میں دیہی امداد کی کمیٹیاں قائم کرنے میں مدد دیں گے۔

وزیر اعظم ناکام نہیں ہوئے

کراچی ۱۶ جولائی۔ سرکاری ذرائع نے ان خبروں کی تردید کر دی ہے۔ کہ وزیر اعظم سہروردی آئندہ تین سال کے لئے امریکہ سے ۳۰ لاکھ ٹن اناج کی یقین دہانی حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ وزیر خزانہ سید امجد علی اناج کے طویل المیعاد معاہدے کے لئے واشنگٹن میں بات چیت کر رہے ہیں۔ اور یہ بات چیت ابھی جاری ہے۔

کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے

کوئٹہ ۱۶ جولائی۔ کل سہ پہر کوئٹہ میں زلزلے کے دو ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ پہلا جھٹکا ۳۰-۱۸ بجے اور دوسرا ۴۰-۱۸ پر محسوس کیا گیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جولائی ۵۷ء

فرض شناسی

مغربی پاکستان کی عدالت عالیہ کے جج مسٹر عبدالعزیز خاں نے مسمی جمیل الرحمان کی اپیل جس کو چوہدری قادر بخش سپیشل جج کی عدالت سے رشوت ستانی کے الزام میں ڈیڑھ سال سخت قید اور اڑھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی خارج کر دی ہے مختصر واقعات اس طرح ہیں کہ ایک شخص مختار حسین کی بیوی ممتاز بیگم بچہ کی پیدائش کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئی جو لیڈی ایچی سن ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ لیڈی ڈاکٹر کی رائے میں مریضہ کی زندگی صرف خون دینے سے بچ سکتی تھی۔ مختار حسین نے خون کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اس پر لیڈی ڈاکٹر نے اس کو بلڈ بنک میں اس امر کے لئے بھیجا کہ خون کا موازنہ کیا جائے۔ مختار حسین جب بلڈ بنک پہنچا تو اس کی کوئی شنوائی نہ ہوئی اور لیباریٹری ٹیکنیشن مسز ... نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میری ڈیوٹی کا وقت ختم ہو چکا ہے اس طرح مختار حسین کو دو تین بار بلڈ بنک آنا جانا پڑا۔ آخر وہ اپیل کنندہ کو ملنے میں کامیاب ہو گیا مگر اپیل کنندہ اس کے ساتھ نہایت بری طرح پیش آیا اس کے اصرار پر جب مختار حسین نے پچاس روپیہ رشوت دینا منظور کیا تو اپیل کنندہ نے خون کا موازنہ کیا اور خاوند کے خون دینے سے مریضہ کی جان بچی۔

فاضل جج ہائی کورٹ نے اپنے فیصلہ میں مسز ... کے کردار کی سخت مذمت کی ہے اور بلڈ بنک کے انچارج کو بھی تنبیہ کی ہے۔ کیونکہ مسز احمد کی غفلت کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا تھا ۔۔۔ آخر میں فاضل جج نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ "ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جہاں محکمہ صحت کے بعض ارکان نے جن کا فرض جسمانی تکلیف کو دور کرنا اور انسانی زندگی بچانا ہے۔ انہوں کس حد تک غفلت کا مظاہرہ کیا ہے مسز ... کا کردار اس کی واضح مثال ہے۔ جتنی جلد موجودہ صورت حال بدل دی جائے تمام متعلقین کے لئے اتنا ہی بہتر ہے۔ افسران بالا کو چاہیئے کہ اپنے ماتحت ایسے جرم کے مرتکب ڈاکٹروں کا مواخذہ نہایت سختی کے ساتھ کریں۔ کیونکہ ان کے ساتھ کسی نرمی کا سلوک امیر و غریب دونوں کے لئے ہی تباہی کا باعث ہوگا"۔

جیسا کہ فاضل جج نے فرمایا ہے یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں ابھی ڈاکٹری ایسے پیشہ میں بھی فرض شناسی کا احساس اتنا پیدا نہیں ہوا حالانکہ اس پیشہ کا تعلق انسان کی صحت اور زندگی سے ہے۔ جو امر عام انسانی ہمدردی کا طالب ہے۔ اور جو ایسا امر ہے کہ جس میں اپنی جان کو تکلیف دے کر بھی مدد کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے جیسا کہ فاضل جج نے بھی اشارہ کیا ہے ہمارے ملک میں ڈاکٹروں کی غفلت کے کئی واقعات ہو چکے ہیں

جہاں تک شفا کا تعلق ہے بے شک اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہی شافی ہے۔ لیکن پر وقت طبی امداد کا بہم پہنچانا بھی لازم فرض ہے۔ اسلئے قوم نے جن لوگوں کے ہاتھ میں اپنی صحت اور زندگی کی حفاظت کا کام سونپا ہے انہیں اپنے فرائض کو پوری دیانت اور محنت سے سرانجام دینا چاہیئے اور احتیاط کرنا چاہیئے کہ کوئی مریض جس کو ان کی امداد کی ضرورت ہو غفلت کا شکار نہ ہونے پائے

متعلقہ معاملہ ایک نہایت ہی نازک معاملہ تھا۔ ایک مریضہ لب مرگ تھی اور اس کی جان خون دئے بغیر نہیں بچ سکتی۔ ایسے نازک معاملہ میں تھوڑی سی دیر بھی خطرناک ہوتی ہے۔ لیکن محض غفلت کی وجہ سے کافی دیر لگ گئی اور وہ بھی رشوت کے بغیر کام نہ چل سکا۔ اس لئے فاضل جج کا محکمہ صحت کو انتباہ نہایت واجب ہے چاہیے کہ اس کا پورا پورا انسداد کیا جائے۔

تُو غافل نہ ہو اور خدا کو نہ بھول

اسلام نے جھوٹ کو بڑا مذموم فعل قرار دیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹ کی باریک سے باریک صورت کی بھی نشان دہی کی ہے۔ تقویٰ جو انسانی اصلاح کی منزل مقصود ہے اس میں انسان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک برائی کی نازک ترین صورتوں سے بھی اپنے نفس کو نہ بچائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک کی ہدایت ایسے ہی لوگوں کی صحیح راہنمائی کر سکتی ہے۔ جو متقی ہوں اور گناہ و جرم کی ہر آلائش سے اپنا دامن پاک و صاف رکھنے کی کوشش کریں۔

یہی وجہ ہے کہ ہر کذب یعنی جھوٹ کی پہچان کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک نہایت لطیف اشارہ کیا ہے۔ جہاں آپ نے فرمایا ہے کہ

کفا بالمرء کذبا ان یحدث کل ما سمع

یعنی کسی انسان کا اتنی ہی بات بلا تحقیقات آگے چلانا کذب ہے جتنی اس نے سن پائی۔ اس میں نقطہ یہ ہے کہ خواہ وہ بات آخر میں سچی ہی ثابت ہو۔ پھر بھی جب تک کسی بات پر اس کی اصل حقیقت واضح نہ ہو اس کا تذکرہ کرنا اس کے لئے جھوٹ بولنے کے مترادف ہے وہ سزا کا مستوجب ہے۔

اس سے واضح ہے کہ برائی کے متعلق ایک مومن کا احساس کس قدر نازک ہونا چاہیئے۔ وہی مومن جس کا برائی کے متعلق احساس اتنا نازک ہو خوف موت کا بھی دعوےٰ کر سکتا ہے۔ اسلئے اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے متعلق کسی کا الزام سن کر اس کی چرچا کرتا ہے۔ خواہ اسکی نیت کتنی ہی نیک ہو وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹ بولنے کا مرتکب قرار دیا جائیگا اور قیامت کے روز اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو ایک کذاب کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر کر رکھی ہے۔ مومن ہونا گو بڑی بات ہے ایسے شخص کا خوف خدا کا دعوےٰ ہی مضحکہ خیز ہے۔

ڈاکٹر غلام محمد صاحب اپنے ٹریکٹ ۲ کے خطاب بہ اہل ربوہ میں فرماتے ہیں:۔

"ایک واقعہ عرض کرتا ہوں ۱۹۰۲ء کا ذکر ہے جب میں قادیان میں طالب علم تھا ایک دن آپ کے نانا صاحب مرحوم کی دوکان پر خشک میوہ خریدنے گیا۔ میر صاحب مرحوم اس وقت موج میں آگئے اور مجھے فی البدیہہ فرمایا ؎

غلام محمد غلام رسول
تو غافل نہ ہو اور خدا کو نہ بھول

ایک وقت قبولیت کا ہوتا ہے۔ ان کی یہ دعا میرے حق میں قبول ہو گئی۔ بفضلہ میں نہ خدا سے غافل ہوا اور نہ اس کو بھولا۔ میرا معمول ہے کہ میں خصوصیت سے رات کو سونے سے پہلے دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد ہاتھ باندھ کر موت کو یاد کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ تیرے حضور حاضر ہونا ہے اور اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔" (ص۲)

ڈاکٹر صاحب نے اس کو دعا کہا ہے حالانکہ اس کو نصیحت کہہ سکتے ہیں اور نصیحت کے لئے اکثر کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔ ہمیں ڈاکٹر صاحب کا اپنے متعلق اظہار حال پر بھی قطعاً کوئی اعتراض نہیں اور ہم اسے صحیح تسلیم کرتے ہیں کہ آپ خصوصیت سے رات کو سونے سے پہلے دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد ہاتھ باندھ کر موت کو یاد کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے اور ایک مومن کا فرض ہے کہ جب کوئی اپنی نسبت کچھ کہے تو اس پر یقین کرے۔ آگے اس کی حسن بیانی کا معاملہ اللہ تعالےٰ سے ہے کسی انسان کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے ـــــ مگر

اسی ٹریکٹ ص۲ میں بھی ڈاکٹر صاحب نے کچھ لکھا ہے اور اس کو بہت طول دیا ہے۔ کہ

"میاں صاحب کی پاکبازی کے متعلق پانچ میں بار آواز اٹھی ہے اور اس آواز کا بار بار اور مختلف حلقوں سے اٹھنا جن میں اپنے اور بیگانے سبھی شامل ہیں اور دونوں کا معاملہ بیگانوں کی طرف سے تھا) شکوک کو شبہ

(باقی صفحہ پر)

زندہ خدا — پر — زندہ ایمان

اسلام کی ایک عظیم الشان نعمت جو آج صرف احمدیت پیش کرتی ہے

خورشید احمد

قسط نمبر ۳

حضور کے ارشادات کا خلاصہ

گزشتہ دو اقساط میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جو پُر معارف اور زندگی بخش کلام پیش کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کی پیروی اور برکت سے انسان اللہ تعالےٰ کو دیکھ سکتا ہے۔ اور اس کی پاک اور برتر ہستی پر زندہ کامل اور حقیقی یقین پیدا کر سکتا ہے

(۲) اللہ تعالےٰ کو دیکھنے کا طریق اور وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا تعالےٰ نظر آتا ہے یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی سچی تلاش ہو وہ دل سے اس کی جستجو کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے باتیں کرتا اور انہیں اپنے الہام اور مکالمہ مخاطبہ سے نوازتا ہے

(۳) الہام اور مکالمہ مخاطبہ سے یہ مراد ہے کہ جس طرح دو دوست آپس میں مل کر باہم گفتگو کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ اور ان میں کوئی حجاب دوری یا بُعد نہیں رہتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندوں سے باتیں کرتا ہے۔ حقائق و معارف سے آگاہ کرتا ہے۔ آئندہ کے واقعات کی اس کو خبر دیتا ہے۔ اور ان کی باتوں کو سنتا اور ان کا جواب عطا فرماتا ہے۔

(۴) مکالمہ مخاطبہ اور الہام کی یہ کیفیت محض نظریاتی اور سنی سنائی نہیں ہے۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اس کیفیت اور اسی مقام کے متعلق ذاتی علم اور تجربہ حاصل ہے

(۵) نہ صرف یہ کہ حضور کو اس مقام کے متعلق ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اسی غرض سے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ تا آپ خدا کو تلاش کرنے کی سچی تڑپ رکھنے والوں کی راہ نمائی کریں۔ اور انہیں بھی اپنے خالق و مالک کی بلند و برتر ہستی کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کر کے اس کی ہستی کے متعلق وہ زندہ اور یقینی علم عطا کر سکیں۔ جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ اور جس کے بعد انسان یہ کہہ سکے کہ فی الواقعہ میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے؛

روشنی اور امید کا واحد سہارا

دہریت اور مادیت کے اس تاریک دور میں حضور علیہ السلام کے ارشادات یقیناً روشنی اور امید کا واحد سہارا ہیں۔ جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو تلاش کرنے والی روحوں کو گونہ تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں ساحل مراد تک پہنچنے کا یقین ہو جاتا ہے۔ ورنہ دنیا کی یہ حالت ہے۔ کہ خشک اور بے نتیجہ مذہبی مجادلوں کو دیکھ دیکھ کر مذہب اور خدا کے تصور تک سے بیزار ہو رہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب مذہب محض قصے اور کہانیاں جس وجہ اور وہ ہمیں خدا تک نہ پہنچا سکے۔ تو وہ دنیا کے لئے کیا کام کا رہ جاتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان پر آج نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ دنیا اس عرصہ میں ترقی کے کئی مراحل طے کر چکی ہے۔ خود مذہبی جماعتوں اور راہنماؤں نے بدلے ہوئے حالات کے تقاضے سے اپنے مسلک کی تائید کے لئے نئے نئے نفسیاتی دلائل اور ذرائع اختیار کر لئے ہیں۔ لیکن نصف صدی گزر جانے کے باوجود آج بھی زندہ خدا پر زندہ اور مستحکم یقین پیدا کرنے کے دعوے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کی جماعت منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے۔ جب مذہب کی بنیاد ہی خدا تعالےٰ کی ہستی ہے تو پھر اس ہستی پر یقین کامل پیدا کرنے کے بغیر مذہب کس طرح ایک قدم بھی آگے چل سکتا ہے۔

نئے زندہ ایمان پیدا کر کے دکھا دیا

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت تک جو کچھ پیش کیا گیا۔ یہ تو ایک دعوے کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اس دعوے کی صداقت کا ثبوت کیا ہے۔ کیا عمل کے میدان میں بھی یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ فی الواقعہ آپ خدا تعالےٰ کی سچی تلاش اور جستجو کرنے والی روحوں کو آستانہ الوہیت تک پہنچانے میں کامیاب ہوا۔ اور کیا آپ نے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زندہ کامل حقیقی اور مستحکم ایمان پیدا کر کے دکھایا ہے؟

سو اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے دعوے کو فی الحقیقت سچا ثابت کر دکھایا ہے۔ چنانچہ آج بھی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد اس امر کی گواہی دینے کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ گمگشتہ راہ تھے۔ اور حضور علیہ السلام کی راہ نمائی اور ہدایت کے نتیجہ میں انہوں نے فی الواقعہ اپنے خدا کو پا لیا۔ انہوں نے اپنے خدا سے باتیں کیں۔ اس سے اپنی دعاؤں کا جواب حاصل کیا۔ اور انہوں نے اپنے خالق و مالک کے متعلق ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہو کر حقیقی اور کامل یقین حاصل کر لیا ہے۔

یہ کامل یقین حاصل کرنے کا راستہ ہر شخص کے لئے آج بھی کھلا ہے۔ اور ہر سعید الفطرت روح اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اور اس طرح اپنے ذاتی تجربے سے اس دعوے کی سچائی کی گواہ بن سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ احمدیت کے دامن میں آ کر صدق دلی سے اسلام کی پیروی کرے۔

اسے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

بالآخر ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے مقدس اور زندہ الفاظ میں خدا تعالےٰ کو حاصل کرنے اور اسے دیکھنے کی تڑپ رکھنے والی روحوں سے مخاطب ہو کر پوچھتے ہیں۔

"وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا اب تم کو کیا کرنا چاہیئے۔ تا تم اس پانی کو پی سکو؟ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو اور پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب وہی ہے جو زندہ خدا کے کرشمے دکھائے

"جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور ایک عمر گذارنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی۔ اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے۔ تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے۔ تنزل کی طرف جھکتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ مبارک وہی کتاب ہے۔ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے۔ اور خدا کے نئے آثار ظاہر کرتی ہے۔ انسان کی تمام کوششیں امید پر مبنی ہیں۔ جس زمین کی نسبت یہ امید ہی نہیں کہ اس سے پانی نکلے گا اس کے کھودنے کے لئے انسان اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ اگر تھوڑی کوشش کا نتیجہ انسان دیکھ لے۔ تو بہت بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کچھ بھی نتیجہ ظاہر نہ ہو۔ تو رفتہ رفتہ ایمانی مدد منقطع ہو جاتی ہے۔ آخر خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جھک جاتا ہے"

(چشمہ معرفت ص۲۹۵)

مولوی محمد عثمان صاحب حیدرآبادی مرحوم

از شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی

حیدرآباد دکن سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب جو میرے نانا صاحب کے سگے ماموں تھے مورخہ ۔۔ جولائی ۵۷ء صبح دس بجے اپنے حقیقی مولیٰ کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حیدرآباد دکن کے ابتدائی مخلص ترین احمدیوں میں سے تھے۔ اور آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی جس جگہ بھی ہوتے سفر و حضر میں ہمیشہ تبلیغ میں مصروف رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بے حد محبت تھی ہمیشہ اپنے خاندان اور دیگر افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے تلقین فرمایا کرتے اور تاکید کے ساتھ فرماتے کہ اسلام اور شریعت اسلام پر انسان اس وقت تک صحیح رنگ میں کاربند نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو خلوص دل سے مطالعہ نہ کرے مجھے ۱۹۵۴ء میں جب میں حیدرآباد تعطیلات میں گیا تھا۔ آپ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ انہیں دنوں میں میں نے امتحان مولوی فاضل بھی پاس کیا تھا۔ آپ نے مجھے مولوی فاضل پاس کرنے کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ میاں حقیقی دینی علم صرف مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ نہ کیا جائے۔ اس میں قرآن پاک کے حقائق و معارف ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حاصل ہوئے، اسلئے انہیں بار بار پڑھو اور دوسروں کو سناؤ۔

مرحوم ایک لمبا عرصہ مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے جس کی وجہ سے اولاد کی تربیت کا درد ہمیشہ آپ کے دل میں رہتا تھا۔ آپ کی فطرت میں یہ بات داخل ہو چکی تھی کہ جہاں کہیں بھی آپ قیام فرماتے۔ خاندان اور دیگر بچوں کو جمع کرتے اور انہیں ارکان نماز دعائیں اور قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کرایا کرتے

ابھی میں چھوٹی عمر کا تھا۔ آپ ہمارے گاؤں سالانہ جلسہ پر تشریف لائے اور ہمارے ہی گھر میں آپ نے قیام فرمایا جلسہ کے ایام میں جتنا قلیل عرصہ آپ ہمارے ہاں رہے آپ روزانہ رات کو تمام بچوں کو جمع کرواتے اور سب کو ایک قطار میں کھڑا کر کے نماز۔ دعائیں اور سورتیں یاد کرواتے تھے اور جو بچہ جلد یاد کر کے سناتا تھا اسے نقدی کی صورت میں انعام بھی دیتے تھے۔ اس طرح بچوں کو دین سے رغبت دلاتے اور نہایت محبت و شفقت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تعلیم بچوں کو سکھاتے اور خالد بن ولیدؓ حضرت زیدؓ اور دیگر مشہور صحابہ کے کارنامے سنا کر بچوں کے دلوں میں قربانی اور اسلام کی خدمت کا جذبہ موجزن فرماتے مجھے یاد ہے جب مرحوم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے کارنامے نہایت دلچسپ رنگ میں بیان فرمائے تو میں نے آپ سے اسی وقت بڑے جوش میں کہہ دیا تھا۔ کہ انشاء اللہ میں بھی اسلام اور احمدیت کی خدمت اسی رنگ میں کروں گا۔ اس پر آپ مجھ پر بے حد خوش ہوئے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان جانیکا مشورہ دیا بلکہ میرے والد صاحب کو مجبور کیا کہ مجھے قادیان بھجوایا جائے۔ بظاہر اس وقت میرے والد صاحب میں اتنی مقدرت نہ تھی کہ آپ کے مشورہ پر عمل کیا جاتا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور مرحوم کی دعاؤں کی برکت سے قادیان جا کر دینی تعلیم حاصل کرنے کے ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ میں نے مولوی فاضل پاس کیا اور پھر مبلغین کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپ کو اولاد کی تربیت کا اس قدر شغف اور درد تھا کہ رات دن بچوں کی تدریس و تربیت میں مصروف رہتے۔ آپ کے خاندان کا شاید ہی کوئی ایسا بچہ ہوگا جسے آپ نے قرآن پاک اور دین کی ابتدائی تعلیم نہ دی ہو۔ الا ماشاء اللہ۔ جماعت حیدرآباد کے بہت سے احمدی نوجوانوں کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے باوجود اس کے کہ آپ صحت کی کمزوری کی وجہ سے چل پھر نہ سکتے تھے۔ مگر پھر بھی آپ اپنے گھر کے بچوں کو پاس بٹھا کر قرآن پاک اور دینی تعلیم دیتے۔ آپ کے اس والہانہ شوق کا ہی نتیجہ ہے کہ آپ نے اپنے پانچوں بیٹوں کو قادیان بھیجکر دینی تعلیم دلائی اور اب خدا کے فضل سے سب بیٹے دین کا درد رکھکر اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب میں ہمیشہ ہی آپ جیسا خلوص اور دین کی محبت قائم رکھتے ہوئے عمل کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

الغرض مرحوم دینی معاملات اور عبادت میں قابل نمونہ تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور دعاگو تھے۔ اخلاق فاضلہ اور دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے حیدرآباد کے تمام بزرگ بالخصوص حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نواب اکبر یار جنگ مرحوم اور دیگر احباب جماعت آپ سے اکثر دعا کی درخواست کیا کرتے اور آپ کی دعائیں قبول بھی ہو جاتی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبہ عطا کرے۔ اور آپ کے پسماندگان اور ہم سب افراد خاندان کو آپ کے اعلیٰ نمونہ پر کاربند ہوتے ہوئے خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

---

۲ جو الزام لگائے جاتے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کے سنے سنائے ہیں۔ خواہ وہ کتنا ہی گول مول کر کے بلا تحقیقات ان کا تذکرہ کریں وہ حدیث رسول اللہ صلعم کی زد سے نہیں بچ سکتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ کی اشاعت کے مجرم ہیں اور وہ جو ہر لمحہ موت کا خوف کرتے ہیں مصنوعی ہے۔ اس سے ان کے نفس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ اصل میں ان کی طبیعت کی یہی الجھن تھی جو نانا صاحب کو نظر آرہی تھی جب انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو نصیحت کی تھی کہ

غلام محمد غلام رسول

تو غافل نہ ہو اور خدا کو نہ بھول

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

لیڈر

بقیہ صفحہ (۲)

کرتا ہے اور تمام دعاوی پر پانی پھیر دیتا ہے بھلا جس شخص کا کیریکٹر ہی درست نہیں اس کا خدا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ص۱۸

"بدقسمتی سے میاں صاحب کے اپنے مریدوں نے جنہوں نے ان کو نزدیک سے دیکھا ہے۔ ان کی زندگی پر اعتراض کیا ہے۔ ان کے نزدیک وہ داغدار ہے"۔ ص۱۴

یہ بات الگ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو لوگ کچھ کہتے ہیں وہ ان کے مرید ہیں یا نہیں حالانکہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی جانتا ہے کہ کسی پیر کا واقعی مرید اپنے پیر کے متعلق ایسے الزام نہیں لگا سکتا۔ خیر۔ ہم ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ وہ بتائیں کہ اگر انہیں ہر وقت واقعی موت کا خوف دامنگیر ہوتا ہے اور وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی جوابدہی سے اتنے ہی لرزاں رہتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جھوٹ کے متعلق مندرجہ بالا حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ذرا بھی خوف محسوس نہیں کرتے اور الزام تراشوں کی باتوں کو نہ صرف یہ کہ بطور ایک مومن کے رد نہیں کرتے بلکہ الٹا ان کو اعادہ اعادہ کر تکرار سے بیان کئے چلے جاتے ہیں اور ان کی تائید میں صفحوں کے صفحے سیاہ کرتے ہیں

بقول خود ڈاکٹر صاحب الزام لگانے والے خود نہیں ہیں اگر وہ خود ہوتے تو اور بات تھی الزام لگانے والے تو اور ہی ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ان الزامات کی کوئی تحقیقات بطور خود نہیں کی۔ اور ان کے دامن پر ان کی صحت کا کوئی ذرہ برابر ثبوت بھی واضح نہیں ہوا۔ لیکن یہ عجیب قسم کی خدا خوفی ہے کہ ایسے سنے سنائے مہنوز غیر ثابت شدہ معاملہ پر ٹریکٹ پر ٹریکٹ لکھ لکھ کر وسیع پیمانے پر پھیلائے چلے جاتے ہیں۔

کفٰی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع

موسی بنی ٹائمز صوبہ بہار میں پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے بعض نامساعد حالات کے باوجود جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز کو حسب دستور سابق امسال بھی پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جلسہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۶ء کو صبح ۸½ بجے جناب کے ساہو (K. SAHU) چیف سرجن موسی بنی مائنز کی صدارت میں مسجد احمدیہ موسی بنی کے احاطہ میں شروع ہوا۔ جلسہ گاہ کو مختلف رنگ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار نے جلسہ کی غرض و غایت مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان فرمائی۔

ازاں بعد مکرم مولانا فضل الدین صاحب مبلغ موسی بنی مائنز نے سیرت پاک و تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضورؐ کی تعلیم میں سے رواداری پر خصوصیت سے روشنی ڈالی اور قرآن مجید کی آیات سے اس امر کا ثبوت دیا کہ حضور نے اپنے سے پہلے آنے والے انبیاء اور کتب پر ایمان لانے کی تلقین فرما کر رواداری کا بہترین نمونہ پیش کیا

آپ کے بعد جناب بی بہادر صاحب نیپالی نے حضرت کرشن جی کی سیرت پر تقریر کی۔ اور آپ کی پیدائش کے بعد معجزانہ رنگ میں حفاظت اور کنس کے مظالم سے بچنے کے واقعات کو عمدہ رنگ میں پیش کیا

آپ کی تقریر کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ایک جامع اور پر مغز تقریر ایک گھنٹہ تک کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت کرشن جی۔ حضرت رام چندر جی مہاتما بدھ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات میں سے چیدہ چیدہ واقعات سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ آپ نے وید منتروں گیتا کے شلوکوں اور قرآن مجید کی آیات سے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اوتاروں اور نبیوں کی آمد کا اہم مقصد انسان کو خدا سے ملانا اور بنی نوع انسان کو آپس میں محبت سے زندگی بسر کرنے کی تلقین کرنا تھا۔ درحقیقت حقیقی اطمینان روحانی پیشواؤں کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی مل سکتا ہے آپ کی تقریر بہت مؤثر تھی اور حاضرین نے اسے پورے غور سے سنا

آپ کے بعد مکرم جناب آر ریڈی صاحب نے مہاتما بدھ کی سیرت پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ بدھ دھرم کے نزدیک ذات پات کوئی چیز نہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حاضرین کو حصول علم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا مہاتما بدھ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر خورد و کلاں کو حصولِ علم کی طرف توجہ دلائی ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو مذہبی تعلیم کے حصول کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے تاکہ ہم اپنی مقدس کتابوں کی تعلیم کو سمجھ سکیں۔ آپ کی تقریر بھی بہت دلچسپی سے سُنی گئی۔

آخر میں صاحب صدر نے اختتامی صدارتی تقریر انگریزی میں کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز کا ممنون ہوں کہ پیشوایان مذاہب ایسے اہم جلسہ کی صدارت کے لئے مجھ پر ان کی نظر پڑی۔ اس جلسے کا بنیادی مقصد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے اصولوں سے دنیا کو روشناس کرانا ہے۔

آپ نے کہا مولانا بشیر احمد صاحب کی عالمانہ تقریر سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے قرآن مجید۔ وید۔ گیتا اور بائیبل کے حوالہ جات سے نہایت عالمانہ تقریر کی ہے۔ اس قسم کی تقاریر اور اس قسم کے جلسے باہمی میل ملاپ کے لئے بہت ممد ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کو ایک دوسرے کے اصولوں سے واقف ہونے کا موقع ملتا ہے۔

اگر ہم لوگ ایک دوسرے پر اعتماد کریں تو ہمارے لئے خدا کے وجود پر یقین کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔ جس طرح کہ مختلف ممالک کے دریا مختلف علاقوں سے بہتے ہوئے سمندر میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں اسی طرح تمام انبیاء کے اصول ایک ہی منزل پر پہنچاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جب یہ حقیقت سب پر روشن ہو جائے گی تو تمام دنیا کا مذہب ایک ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا مشن اس مقصد کی تکمیل کیلئے ہی عالم وجود میں آیا ہے

آپ کی صدارتی تقریر کے بعد محترم مولوی عبد المجید صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور نے جملہ حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا۔ اگر دیگر جماعتیں بھی اس قسم کے جلسے منعقد کریں تو ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آخر میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے انتظامات میں خدام الاحمدیہ موسی بنی نے بہت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین۔

محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام رات کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولانا موصوف اور مولانا فضل الدین صاحب نے احباب کو اہم نصائح فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ احباب موسی بنی کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں جماعت احمدیہ موسی بنی کی طرف سے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری درخواست پر مرکزی مبلغ مولانا بشیر احمد صاحب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا۔ اور اس طرح ہمارے جلسہ کو کامیاب کرنے میں مدد دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ شیخ محمد ابراہیم
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موسی بنی
صوبہ بہار

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تعزیتی قراردادیں

(۱) بر وفات محترم پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے رضؓ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم پروفیسر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی تھے۔ آپ نہایت متقی پابند شریعت خدا اور اس کے رسول کے سچے عاشق تھے اللہ تعالےٰ سے وفاداری اور استواری کا قابل تقلید نمونہ تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے عاشق اور آپ کے خاندان سے محبت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ کے درجات کو بلند کرے اور جن مقاصد کے لئے وہ دنیا میں کام کرتے رہے ان مقاصد کو قائم و دائم رکھے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے اس نقصان کی خود ہی تلافی فرمائے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس حضرت پروفیسر صاحب کے صاحبزادہ محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے ساتھ اس صدمہ میں گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے اس غم کا خود ہی مداوا بنے آمین

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

(۲) بر وفات حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضؓ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی اور احمدیت کے مخلص بزرگ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضؓ قادیانی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ آپ مستجاب الدعوات۔ صاحب الہام و کشوف بزرگ تھے اور ان لوگوں میں سے ... ہوتا تھا جو احمدیت کے سچے خادم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ... کے سچے وفادار تھے۔ اللہ تعالےٰ حضرت بھائی صاحب کو اپنی ... حافظ و ناصر ہو آپ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ... آمین۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(۳) بر وفات مولوی محمد احمد خان صاحب

... مولوی محمد احمد خان صاحب مولوی فاضل کی شہادت ... مکرم خان میر خان صاحب ...

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ غیر ... کے والد محترم خان میر صاحب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ... صاحب مرحوم بڑے نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ متوکل پر انتہائی رنج و الم کا اظ... جذبہ ان میں پایا جاتا تھا۔ اور دین کو ...

(باقی صفحہ آٹھ پر)

سابقون کا دوسرا دور اور عہدہ داران کی کوشش

جو احباب باوجود وجوہ کے سابقون کے پہلے دور میں شامل نہیں ہو سکے ان کے متعلق فرمایا:۔

"جن سے دیر ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کریں"

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون۔ جولائی تک ہوتا ہے"

آپ نے سابقون کے پہلے دور کے لئے کوشش کی ہوگی۔ کیونکہ ہر مومن اس بات کا حریص ہے کہ وہ آگے بڑھنے والوں میں سب سے پہلا ہو۔ لیکن اگر آپ کامیاب نہیں ہو سکے تو اب آپ سابقون کے دوسرے دور کو جو ۳۱ جولائی تک ہے اپنا وعدہ ادا فرمائیں۔

جماعتوں کے عہدہ داران یعنی سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید کے انسپکٹران کوشاں ہیں کہ ان کے وعدے جلد ادا ہوں۔ چنانچہ شیخوپورہ کے سیکرٹری مال حکیم مرغوب اللہ صاحب اطلاع فرماتے ہیں کہ جماعت کا اکثر حصہ ادا کر چکا ہے۔ باقی دوست بھی کوشش کرتے ہیں اور ماحول پیدا کر رہے ہیں کہ ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دیں۔

اسی طرح کئی جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کی تحریری اطلاع ہے کہ وہ جولائی کا مہینہ ختم ہونے سے قبل اپنی جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

کراچی سے چوہدری عبد الحق صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید کی اطلاع ہے کہ کراچی کے انصار اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار ہمہ تن اس کوشش میں ہیں کہ جو کراچی کے وعدے بفضل خدا بہت زیادہ ہیں وہ جولائی اور اگست میں اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر سکیں گے۔

راولپنڈی کے عہدہ دار امیر، نائب امیر، خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال کوشاں ہیں کہ تحریک جدید کے وعدے جلد تر پورے ہوں۔ اور عہدہ دار چوہدری نذیر احمد خان صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے ساتھ بھی وصولی میں پوری طرح تعاون کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور پنڈی کے وعدے وقت کے اندر سو فی صدی ادا ہو جائیں۔

سیالکوٹ شہر سے قریشی محمد مطیع اللہ صاحب قادیانی کی اطلاع ہے وہ احباب زندہ جنہوں نے تحریک جدید سال ۴۳ / ۱۹۴۲ء تو پہلے دور میں دے چکے ہیں جزاک اللہ مگر اب اس کوشش میں ہیں کہ سیالکوٹ شہر کے وہ احباب جو ابھی تک ادا نہیں کر سکے اور ان نے دوستوں کا حلقہ ہے انہیں بار بار تحریک کر رہے ہیں کہ ۳۱ جولائی سے قبل اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیں۔

شہر سیالکوٹ سے مولوی محمد احمد صاحب قمر قائد خدام الاحمدیہ بھی اسی جد و جہد میں ہیں کہ شہر سیالکوٹ کے وعدے دفتر دوم کے اور اول کے بھی ۳۱ جولائی تک سو فی صدی ادا ہو جائیں یا کم سے کم ۹۰ فیصدی سے کم تو کسی صورت میں نہ رہیں۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

بعض جماعتیں انتخابات عہدیداران بھجواتے وقت موصیوں کے نمبر تحریر نہیں کرتیں۔ جن جن جماعتوں کے انتخابات ابھی تک نہیں ہوئے وہ جلد از جلد انتخابات کروا کر بھجوائیں اور منتخب شدہ عہدیداران کے وصیت نمبروں سے بھی مطلع کریں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

عازمین حج کے لئے درخواست دعا

جیسا کہ دفتر ہذا سے حج کے بارہ میں خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب پہلے سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں فریضہ حج ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ سب بھائی ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان میں سے جنہوں نے اپنے حالات سے اطلاع دے کر اپنے لئے خصوصیت سے دعاؤں کی درخواست کی ہے ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف ننکانہ صاحب۔ خدام الاحمدیہ کی تحریک حج کے ماتحت تشریف لے گئے ہیں۔ کراچی سے ۳۱ مئی ۵۷ء کو دوارکا نامی جہاز سے بصرہ و بغداد روانہ ہوئے ہیں۔ رستہ پر کہ یہ راستہ خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ بھائی ہماری خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔

(۲) شیخ قادر بخش صاحب آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ ان کے صاحبزادے شیخ شریف احمد صاحب کی اطلاع کے مطابق یہ بحری جہاز میں جگہ نہ ملنے کے باعث کراچی سے مہاجر پور ۱۲ جون کی درمیانی شب کو بذریعہ ہوائی جہاز حج کیلئے تشریف لے گئے اور انشاء اللہ ۲۵ جولائی واپس کراچی پہنچیں گے۔ آپ بوڑھے اور کمزور صحت کے ہیں اس لئے خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے کہ وہ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں۔ تاکہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوا دیا جائے۔ اس طرح ابھی سے شامل ہونے والی نمائندہ کو تیار کریں جو آتے ہوئے اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائے

قائمقام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سپریم کورٹ لاہور میں کلرکوں کی ضرورت

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۴۰ - الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک ٹائپ میں رفتار ۳۰ عمر ۲۵ تک۔ باشندہ مشرقی پاکستان کو ترجیح۔ انٹرویو لاہور یا ڈھاکہ میں۔ درخواستیں ۳۱ جولائی تک بنام رجسٹرار سپریم کورٹ آف پاکستان لاہور (پاکستان ٹائمز ۸ جولائی)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم محمد عثمان صاحب مورخہ ۷ جولائی ۵۷ء بوقت ساڑھے دس بجے صبح حیدر آباد دکن میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپ نہایت نیک۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور موصی تھے۔ اپنے پانچوں لڑکوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔

محمد احمد انور حیدر آبادی۔ ٹی آئی کالج۔ ربوہ

ضرورت ہے

نظارت زراعت کو انسپکٹر زراعت کی آسامی کے لئے ایک تجربہ کار زراعتی [illegible] کارکن کی ضرورت ہے۔ جو زراعتی سکیموں کو جماعتہائے احمدیہ میں کامیابی [illegible] مشورہ د[illegible] کوشش کر سکے اور زمیندار احباب کو زراعت کے سلسلہ میں ضروری [illegible] کی نقول مصد[illegible] جلد بھجوائیں۔ تنخواہ [illegible] خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع قابلیت اور تجربہ کے اسنادات [illegible] ٹ جماعت متعلقہ کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از [illegible]ی جائے گی

ناظر زراعت [illegible] پاکستان۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

درخواست دعا:۔ میرا لڑکا [illegible] ڈاکٹر عبد الستار شاہ [illegible] میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کے لئے یہ آخری چانس ہے۔ [illegible] اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

[illegible] کور

پی آئی ڈی سی کے کارخانے

50

اس سال چالیس کروڑ روپے کا سامان تیار کرینگے

کراچی ۱۵ ر جولائی پاکستانی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے جو کارخانے ملک میں تعمیر کئے ہیں توقع ہے کہ اسی سال ان میں چالیس کروڑ روپے سے زائد کی مالیت کا سامان تیار کیا جائیگا اور اس طرح ملک کو بتیس کروڑ روپے کے غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو گی۔

کارپوریشن نے اس وقت تک پچاس سے زائد منصوبوں پر کام شروع کیا ہے۔ جن میں ایک ارب پندرہ کروڑ روپے سرمایہ لگایا ہے اس سرمایہ سے پٹ سن کی چودہ ملیں تین اونی ملیں، جہاز سازی کے تین کارخانے ایک سوتی مل، ایک کاغذ کا کارخانہ، چار کیمیکل پلانٹ، چار ماڈل ڈھلائی فیکٹریاں اور ایک گیس ٹرانسمشن لائن (سوئی سے کراچی تک) تعمیر کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ رنگ کا ایک کارخانہ، لاکھ اور تارپین کا ایک کارخانہ اور ایک پینی سلین فیکٹری بھی تکمیل کے قریب ہے۔

پیداوار کے لحاظ سے پٹ سن کے کارخانے سرفہرست ہیں توقع ہے کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں یہ کارخانے بیس کروڑ روپے کا سامان تیار کریں گے مصنوعات میں پٹ سن کا سامان غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے لئے پاکستان کا سب سے بڑا واحد ذریعہ ہے۔

کاغذ اور گتے کے کارخانے میں سالانہ پانچ کروڑ دس لاکھ روپے کی مالیت کا اٹھائیس ہزار ٹن سامان تیار کیا جاتا ہے۔ کارپوریشن کے چینی اور سیمنٹ کے کارخانے علی الترتیب سالانہ ساڑھے تین کروڑ روپے اور تین کروڑ روپیہ کی مالیت کی اشیاء تیار کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے حکومت کو کیمیاوی کھاد کے دو کارخانوں گتے کے دو کارخانوں، ایک ریان فیکٹری کی پٹ سن کے خریدنے والی اور لوہے اور فولاد کی ایک مل کی تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ لوہے اور فولاد کی مل میں سالانہ ستر ہزار ٹن سامان تیار کرنے کی گنجائش ہو گی۔

۳ گذشتہ مہینے سال کے دوران کوئی عارضی اسامی پر نہیں کی جائے گی اور کسی محکمے کو منظور شدہ رقم سے زیادہ روپیہ خرچ ۲۴

سعودی عرب سے حاجیوں کی واپسی

جدہ ۱۵ ر جولائی آج بحری اور فضائی راستوں کے ذریعے حاجی اپنے وطن واپس ہونا شروع ہو جائیں گے اور مغربی اور مشرقی پاکستان کے تین ہزار حاجیوں کو لے کر "سفینہ عرب" اور "محمدی" آج جدہ سے کراچی اور چاٹگام کو روانہ ہو جائیں گے۔ حاجیوں کا پہلا طیارہ بھی آج کراچی روانہ ہوگا سعودی عرب ایر لائنز اپنی پرواز ۱۵ جولائی کو شروع کرے گی۔

دریں اثنا سعودی عرب کے وزیر صحت نے حاجیوں کی صحت کے بارے میں اپنی رپورٹ شاہ سعود کو پیش کر دی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اس سال حج کے دوران میں کوئی وبا نہیں پھیلی اور اموات بھی بہت کم ہوئیں۔ مجموعی طور پر عرفات اور منیٰ میں چار ہزار تین سو چالیس حاجی بیمار ہوئے۔ جن میں ستر مختلف بیماریوں اور بڑھاپے کے باعث جاں بحق ہو گئے

بمبئی کے گودی مزدوروں کی ہڑتال ملتوی

نئی دہلی ۱۵ ر جولائی۔ بھارتی وزیر مواصلات مسٹر لال بہادر شاستری کی سر توڑ کوششوں کے باعث بمبئی کے گودی مزدوروں نے ہڑتال کا فیصلہ آخری لمحے واپس لے لیا ہے۔ حکومت اور مزدوروں کی یونین کے درمیان سمجھوتے کی تفاصیل ابھی مرتب کی جا رہی ہیں۔

مشرقی پنجاب میں کفایت شعاری کی مہم

نئی دہلی ۱۵ ر جولائی حکومت مشرقی پنجاب نے کفایت شعاری کی ایک مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے ذریعہ موجودہ مالی سال میں دو کروڑ روپے بچت کی توقع ہے اس مہم کے تحت صوبائی وزراء دورے کم کر دیں گے اور اپنے اخراجات ۲۴

چلتی ٹرین میں ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنیوالی خواتین کو انعام دینے کا فیصلہ

کراچی ۱۵ ر جولائی مرکزی وزیر مواصلات میاں جعفر شاہ نے ان تین خواتین کو خراج تحسین پیش کیا ہے جنہوں نے عید کے دن مڑھ بلوچاں ریلوے سٹیشن (لائلپور) کے قریب چلتی ٹرین میں دو مسلح ڈاکوؤں کا انتہائی دلیری کے ساتھ مقابلہ کر کے انہیں گرفتار کروا دیا تھا۔

میاں جعفر شاہ نے اخبارات میں اس واقعہ کی رپورٹ پڑھتے ہی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے جنرل مینیجر کو ٹیلی فون کیا۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ ان خواتین سے رابطہ قائم کر کے انہیں مبارکباد دیں اور بتائیں کہ ہمیں ان پر فخر ہے"۔

وزیر مواصلات نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ ان خواتین کو ان کے جرأت مندانہ اقدام کے اعتراف کے طور پر جائیداد کی صورت میں انعام دیا جائے۔

یاد رہے کہ مڑھ بلوچاں ریلوے سٹیشن کے قریب دو مسلح نوجوان چلتی ٹرین کے زنانہ ڈبے میں داخل ہو گئے تھے جس میں تین خواتین موجود تھیں ان نوجوانوں نے پستول اور چھرے سے دھمکا کر ان خواتین کو نقدی اور زیور حوالے کرنے کو کہا۔ لیکن ایک خاتون نے بڑھ کر پستول والے نوجوان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور دوسری نے زنجیر کھینچ کر شور مچا دیا۔ ٹرین رکنے پر نوجوانوں نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن خواتین نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک نوجوان اس پر بھی کھڑکی سے کود کر زخمی ہو گیا۔ اور پکڑا گیا۔ دوسرا ہوائی فائر کر کے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن اسے دوسرے ملزم کی نشان دہی پر اس کے گاؤں سے گرفتار کر لیا گیا۔

پاکستان میں فولاد کے کارخانے کا قیام اشد ضروری ہے

امریکی ماہر کے بیان پر صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی نکتہ چینی

کراچی ۱۵ ر جولائی پاکستان میں مقیم امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کے ماہر اقتصادیات مسٹر رابرٹ کلیفورڈ نے پچھلے دنوں ملتان اور مری میں یہ بیان دیئے تھے کہ پاکستان میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنا مفید نہیں ہوگا۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے حلقوں نے اس رائے پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔

ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مسٹر کلفورڈ اپنے بیانوں میں تسلیم کرتے رہے ہیں۔ کہ امریکی ماہروں نے حکومت پاکستان کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دیا کہ وہ فولاد کا کارخانہ قائم نہ کرے۔ پھر بھی مسٹر کلفورڈ نے اس کے خلاف زبردست مہم چلا دی ہے حیرت ہے کہ مسٹر کلفورڈ کو اس معاملے میں اتنا زور دینے کی کیا ضرورت آپڑی تھی۔

ان حلقوں نے واضح کیا ہے کہ "خود امریکہ میں صنعت کی ساری ترقیات کا مدار فولاد پر ہے۔ امریکہ کے چالیس فی صد مزدور اسی صنعت میں کام کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں تو کسی ملک کی آزادی کا انحصار اس پر ہے کہ وہ کس قدر فولاد تیار کر سکتا ہے۔ خود امریکہ میں فولاد اور لوہے کی صنعت کی اتنی عظیم ترقی کے باوجود اس کی توسیع کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے اب مسٹر کلفورڈ کا اپنا ملک جس ڈگر پر چل رہا ہے وہ پاکستان کو اس کے مخالف راہ کیوں بتاتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے ہاں زراعت کے لئے جدید آلات کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ تو کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے اپنے ملک میں ایسے آلات تیار کرنے کی نوبت ہی نہ آئے اور ہم اس اولین بنیادی ضرورت کیلئے دوسروں کے محتاج ہی رہیں؟ ہمیں اپنی خوراک جیسی اہم ضرورت کیلئے کتنے بیراجوں۔ بجلی گھروں کارخانوں اور آلات زراعت کی ضرورت ہے۔ کیا مسٹر کلفورڈ کی خواہش یہی ہے کہ ہم ان میں سے کوئی بھی چیز پورے طور پر تیار نہ کر سکیں۔

۲۴ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ری پبلکن وزارت بحال کر دی گئی

خان صاحب کے استعفا کے بعد سردار رشید کابینہ بنائینگے

کراچی ۱۷ جولائی۔ مغربی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کر دی گئی ہے صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے کل ایک حکم کے ذریعے اپنا وہ فرمان منسوخ کر دیا ہے۔ جس کے ذریعے اسی سال اکیس مارچ کو صوبے میں صدر کی حکومت قائم کی قائم کی گئی تھی۔

اکیس مارچ کے فرمان کی تنسیخ کا مطلب یہ ہے کہ تین ماہ پچیس دن تک معطل رہنے کے بعد ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت خود بخود بحال ہو گئی ہے۔

صدر کا نیا فرمان کل نتھیا گلی سے جاری ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ صدر کو اطمینان ہو گیا ہے کہ اب صوبے میں ایسے حالات موجود ہیں کہ آئین کے مطابق حکومت چلائی جا سکے

صدر نے انتیس مارچ کا وہ فرمان بھی منسوخ کر دیا ہے۔ جس کے تحت صوبائی گورنر کے تمام اختیارات صدر نے اپنے ہاتھ میں لے لئے تھے۔

نئے فرمان کا مسودہ مرکزی حکومت کے ایک عہدیدار کے ہاتھ ایک خاص طیارے میں کل کراچی سے نتھیا گلی بھیجا گیا۔ جہاں صدر کے دستخط کے بعد اسے جاری کر دیا گیا۔

یاد رہے کہ پارلیمانی نظام حکومت معطل ہونے کے بعد پھر سے رابطہ تک تقریباً چار ماہ کے عرصہ میں صوبے کی سیاسی صورت حال انتہائی غیر یقینی رہی اور ری پبلکن اور مسلم لیگ پارٹیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ زور آزمائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یہ کشمکش دو جولائی کو نقطہ عروج پر پہنچ گئی جب ری پبلکن پارٹی نے لاہور کے ایک اجتماع میں اپنی پارٹی کی طاقت کا مظاہرہ کیا اور یہ دعوے کیا کہ اسے صوبائی اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔

گورنر مغربی پاکستان نے ری پبلکن پارٹی کا یہ دعوے تسلیم کرتے ہوئے مرکزی قیادت کو مشورہ دیا کہ صوبے میں پارلیمانی حکومت بحال کر دی جائے۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر خان صاحب اب بہت جلد وزارت اعلیٰ سے مستعفی ہو کر سردار رشید کو اپنی جگہ سنبھالنے کا موقع دیں گے جنہیں وہ پہلے ہی ری پبلکن اسمبلی پارٹی کا لیڈر نامزد کر چکے ہیں۔ توقع ہے کہ سردار رشید اپنی کابینہ از سر نو تشکیل دیں گے سیاسی مبصر نے اس امکان کو بھی مسترد نہیں کیا۔ کہ نئی کابینہ میں موجودہ کابینہ کے بعض وزراء شامل نہیں کئے جائیں گے۔

نئی کابینہ کو تین ستمبر سے پہلے صوبائی اسمبلی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس وقت تک صوبے کا بجٹ منظور کرنا ضروری ہے۔ صدر نے صوبائی بجٹ کی منظوری صرف تین ستمبر تک کے لئے دی ہے۔

سپریم کورٹ نے صدر کے استفسار کی سماعت شروع کر دی

مری ۱۶ جولائی۔ کل سپریم کورٹ کے فل بنچ نے صدر کے آئینی استفسار پر غور و خوض شروع کر دیا۔ صدر نے سپریم کورٹ سے یہ دریافت کیا ہے کہ آیا کسی صوبائی گورنر کو آئین اور قانون کے تحت صوبائی اسمبلی توڑنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں

سپریم کورٹ کا فل بنچ چیف جسٹس مسٹر محمد منیر۔ مسٹر جسٹس شریف۔ مسٹر جسٹس شہاب الدین۔ مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس اور مسٹر جسٹس امیر الدین پر مشتمل ہے۔ کل پاکستان کے اٹارنی جنرل مسٹر فیاض علی نے عدالت سے خطاب کیا۔ ان کی بحث ابھی جاری تھی کہ سماعت آج پر ملتوی ہو گئی۔

اٹارنی جنرل نے اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی آئین کی دفعہ ۲۲۵ کے تحت قائم ہونے والی عبوری اسمبلی توڑنے کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ ۲۲۵ میں کہا گیا ہے کہ جب تک صوبہ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی آئین کی دفعات کے تحت صحیح طور پر تشکیل نہیں پاتی عارضی اسمبلی کام کرتی رہے گی۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تعزیتی قرارداد بروفات مولوی محمد احمد صاحب حافظ صاحب

(بقیہ صفحہ ۵)

نوجوانوں کے لئے نیکی کا نمونہ تھے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ پوری تحقیق کر کے ان ظالموں کو قرار واقعی سزا دے جو قانون کو ہاتھ میں لے کر پُرامن شہریوں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بناتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسی پابند قانون رعایا کی حفاظت کر کے اپنے ان فرائض کو پورا کرے جو ایک ذمہ دار حکومت ہونے کے لحاظ سے اس پر عاید ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شہید مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ان کے بوڑھے والدین کو اس بڑھاپے میں جو شدید صدمہ پہنچا ہے وہ خود ہی اس کا بہتر تدارک کرے۔ آمین

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

دعائے نعم البدل

مکرم محمد داؤد صاحب دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا اکلوتا بچہ محمد سلیمان عمر تین سال بعارضہ ٹائیفائڈ تقریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہ کر کل شام قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے آمین

مرزا منیر احمد دفتر الفضل ربوہ

درخواست ہائے دعا

میرے نانا جان مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں آج کل لاہور میں بیمار ہیں۔ اور ان کی حالت تشویشناک ہے۔ بہت کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

ملک منصور احمد عمر
محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

۲۔ برادرم عزیز مکرم سمیع اللہ خان صاحب نے امسال تعلیم الاسلام کالج سے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

ظفر اللہ خان ابن چوہدری حاکم علی صاحب مختار چک ۹ پنیار شمالی ضلع سرگودھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵۴